



THE HAQ CHAR YAAR WEBSITE  
IS DEDICATED IN THE NAME OF  
THE COMPANIONS [R.A]

OF

PROPHET [PEACE BE UPON HIM].

WE ARE REVEALING THE TRUTH AND  
FACTS ABOUT THE ANTI SAHABAH [R.A]  
PROPAGANDA OF  
THE NON MUSLIM ORGANIZATIONS.

[WWW.KR-HCY.COM](http://WWW.KR-HCY.COM)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اے ایمان والو! ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ  
اور اس کے رسول ﷺ پر (سورہ التہ آمینہ ۲۶)

# ایمان میں شرک کی مذمت

یہاں ہے کہ میں مولانا ابوالکلام آزاد  
دل و دھڑ سدا میں تو یہ کہ میں نہیں

مؤلف : محمد موسیٰ

مکتبہ اہل ایمان (مکتبہ اہل ایمان)

طلب کیجئے — تقسیم کیجئے

طلب واریں حاصل کیجئے

ایمان کی ایک سو پچاس روپے کی



الاسلامیہ اشاعتی ٹرسٹ

ISLAMIC COMMUNICATION TRUST

G-2, Aziz Sqaure, University Road  
Near Naps Chowrang, Gulshan-e-Iqbal  
Block 11, Karachi Tel: 8114308-8112000

82 R.K. Sq (Ext) Sh. Lajpurt,  
Karachi Tel: 2421262

E-mail: salam@ictpk.com

Visit our Website: www.ictpk.com/salam

## الحکام رب العزت جل جلالہ

”نہ دیکھتے کہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور نہ کوئی اس کا ہم جنس ہے“ (سورہ انعام) اللہ ایک ہے۔  
 ”میں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں لایا ہے اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے“ (سورہ مائدہ ص ۷۲)

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے زندہ یا مردہ کو اپنا حاجت روا، شفعاء، کفیل سمجھنا اور اللہ کے علاوہ کسی کو مدد کیلئے پکارنا ناجہلی ساقی تھا ہے جس کی سزا ایسا ہیٹھ کیلئے جہنم ہے۔

”بے شک تمہارے لئے ہے حیاتی کے کاموں سے مدد کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر یہی چیز ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو“ (مائدہ ۲۰ آیت ۲۵)

”تمہارا تم کو، ذکر و یاد اور رسول (اللہ) کی اطاعت کو تاکہ تم پر رحم کیا جائے“ (سورہ نور)  
 اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں پر فرض ہے کہ جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھے وہ جانے کہہ کا حاجت کرے اور جو انہر کر دے تو (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ تمام دلوں سے بے نیاز ہے“ (آل عمران ص ۱۷)

اے ایمان والو تم پر (مضائق کے) روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض تھے تاکہ تم پر تیز گاروں جانو“ (سورہ بقرہ آیت ۱۸۳)

مومنوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ (آل عمران آیت ۶۱)

سوچنے اگر کوئی انسان ہم پر لعنت کرے تو ہم لانے کو تیار ہو جاتے ہیں اور اللہ جل جلالہ لعنت کرے تو۔۔۔ ۶۶۴ لفظی میں ہی جہنم کی گناہ کثیر ہے۔

اور جو کوئی غلام یا گنہگار کے علاوہ اس کی حسرت کسی بے گناہ پر خوب دے تو اس نے برکت یا ایہ کن اظہار اور کھلا کھلا گیا۔ (نور ۲ آیت ۱۱۴)

”اور اپنے پیڑوں کو پاگ دیکھو اور بھلاست سے باز رہو“۔ (نور ۲ آیت ۵۴)

اے ایمان والو! اگر بد گمانیوں سے چٹے رہو گے تو ہمیں یہ گمانیں ملتا ہیں اور کسی کی جاسوسی نہ کرو اور تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی خیریت (بھی) نہ کیا کرے کیا تم میں سے کوئی پہنہ کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے (بے شک) تم کو اس بات سے نفرت آتی ہے

## ایمان کیا ہے

ایمان کا مادہ الف۔ میم۔ نون یعنی امن ہے (کوئی خوف، خطرہ، افسوس، غم وغیرہ نہ ہو)۔ ایمان کے شرعی معنی ”مسلمان کا اسلام کے دیئے ہوئے تمام احکامات (قرآن و حدیث) کا زبان سے اقرار کرنا اور دل سے سچ جانتا نیز ہاتھ پیروں اور زبان سے حتی الامکان ان پر کاربند رہنا“ اور ایمان کے لغوی معنی حفاظت ہے، پختہ یقین ہے۔ کسی بات کا یقین ہمیں دیکھنے یا پڑھنے یا سننے سے ہوتا ہے۔

یہ یقین بالمشاہدہ یا یقین بالمطالعہ ہوا۔ لیکن جیسے جیسے سائنس ترقی کرتی جا رہی ہے اور انسان کا علم اور تجربہ بڑھتا جا رہا ہے ویسے ہی یقین بھی بڑھتا جا رہا ہے۔ اسی لئے پختہ یقین (ایمان بالغیب) اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کے ذریعہ عطا فرمایا ہے جس میں بدلتے ہوئے حالات سے تبدیلی نہیں آتی۔ آخری نبی ﷺ اور قرآن مجید آخرت تک کے لئے ہدایت ہے۔

اسی بنا پر امام بخاریؒ نے چھری شریف میں سلام کرنے، نماز پڑھنے، رمضان کے روزے رکھنے، جہاد کرنے وغیرہ کو احادیث مبارکہ سے

ایمان ثابت کیا۔ اور رسول اکرم ﷺ کا فرمان ”صفائی نصف ایمان ہے“ (حدیث)

اس کی تفصیل میں ایک بزرگؒ نے فرمایا ہے صفائی صرف یہ نہیں کہ بدن صاف رہے کپڑے صاف رہیں یہ تو صفائی کا پہلا درجہ ہے۔ دوسرا درجہ اعضاء کی صفائی ہے یعنی ہاتھ، پیر، آنکھ، کان، زبان وغیرہ سے غلط کام نہ لے۔ جیسے وضوء کیا اور گانا سننے بٹھ گئے یا گالیاں دینے لگ گئے وغیرہ وغیرہ۔ یعنی ان چیزوں سے اعضاء ناپاک ہو جاتے ہیں۔ تیسرا درجہ خیالات کی صفائی جب تک کینہ، بغض، لالچ، غرور اور حسد وغیرہ سے پاک نہ ہو پوری صفائی نہیں ہوتی۔ اگر ہم تینوں درجات کی صفائی حاصل کر لیں تو ان شاء اللہ العزیز دل میں ایمان کا نور آجائیگا۔ انسان تین طرح سے علم حاصل کرتا ہے۔ اول، آنکھ، کان وغیرہ سے جو حواس کماتے ہیں یہ جانوروں کو بھی حاصل ہیں۔

دوسرا ذریعہ انسانی عقل ہے جس سے دیکھی سنی باتوں سے نتیجہ نکالا جاتا ہے یہ صرف انسانوں کو حاصل ہے۔ مگر تجربہ شائع ہے کہ حواس اور عقل سب ملکر بھی انسانوں کی پوری (مکمل) رہنمائی نہیں کر سکتے۔ تیسرا ذریعہ وہ ”وحی“ ہے جو اللہ رب العزت نے انسانوں کی ہدایت کے لئے رسالوں کے ذریعہ عطا فرمائی۔

چنانچہ معتبر ایمان دہی ہے جسے ایمان بالغیب کہتے ہیں یعنی انسانی نامکمل علم قیاس آرائی کی بنیاد پر بددعا ہوا ایمان نہیں بلکہ اصل ایمان ان حقائق کو تسلیم کر لینا ہے کہ جو آدم سے لیکر محمد ہر رسول اللہ ﷺ تک سب نبی اور رسول بناتے آئے ہیں اور پھر اس ایمان کے خاص تین شعبے ہیں:

- ① ایمان باللہ یعنی اللہ پر ایمان لانا۔
- ② ایمان بالرسول یعنی رسولوں پر ایمان لانا۔
- ③ ایمان بالآخرہ یعنی آخرت پر ایمان لانا اسکی تائید اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے ہوتی ہے :-

"یہ نیکی کی بات نہیں کہ تم اپنے چہروں کو مشرق یا مغرب کی طرف پھیر لو لیکن نیکی یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن اور فرشتوں اور کتابوں اور نبیوں پر ایمان لائے" (البقرہ آیت ۱۷۷)

جب ان پر ایمان پختہ ہو جائے گا تو لازمی طور پر اس ایمان کے نکاسے یعنی اعمال صالحہ بھی پورے ہو گئے ہوں شاہد اللہ تعالیٰ

۱۰ چیزیں انسان کے لئے امتیازی ہیں ① علم کہ جس کے ذریعہ کائنات سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے ② ہدایت کہ جس کے ذریعہ مقصد زندگی معلوم ہوتا ہے۔ آج کل ہم علمی اعتبار سے ترقی کے راستہ پر گامزن ہیں لیکن ہدایت کے اعتبار سے ہم بہت ہی پیچھے رہ گئے ہیں۔

نتیجہ یہ نکلا کہ انسان نے علم تو بہت کچھ حاصل کر لیا ہے لیکن مقصدِ حیات سے ہٹ جانے کی وجہ سے جاہلیاں مول لے لیں ہیں۔

ضروریاتِ حیات روٹی، کپڑا، مکان وغیرہ ہے اور مقصدِ حیات اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرنا جیسا کہ اس کے رسول محترم ﷺ نے طریقہ عبادت بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے“ (الفرد ۵۲ آیت ۵۱) اور اسی کو توحید کہا جاتا ہے جو شرک کی ضد ہے۔ اور اسی طرح سنت بدعت کی ضد ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ساتھ کسی اور انسان یا چیز کی عبادت کرنا شرک ہے اور نبی کریم ﷺ کے طریقہ کو چھوڑ کر کسی اور طریقہ پر عبادت کرنا بدعت ہے۔

ایمان تو ہر انسان میں موجود ہوتا ہے لیکن بعض اوقات انسان کی بد اعمالیوں کی وجہ سے اس پر پردے پڑ جاتے ہیں۔ روم تکبر، حسد وغیرہ سے سوم بد عقلی کی وجہ سے اسکی عقل پر پردے پڑتے چلے جاتے ہیں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔ ”جب مومن گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ نکتہ پیدا ہو جاتا ہے اگر وہ گناہ زیادہ کرتا جاتا ہے تو یہ نکتہ بھی بڑھتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ یہ اس کے پورے دل پر چھا جاتا ہے“ (ترمذی) اور یہ وہی زنگ ہے جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ

نے فرمایا ہے "ہر گز ضعیف بلکہ ذنگ لگ گیا ہے ان کے دلوں پر ان کے عملوں کی وجہ سے"۔ (التطہیف ۶۳ آیت ۱۳)

اگر ایسی کیفیت ہو جائے تو فوراً خیر سستی کیے استغفار کرنا چاہئے اور کرتے رہنا چاہئے تاکہ یہ ذنگ کا پردہ ہٹ جائے فرمان رسول اکرم ﷺ ہے :- "میں دن میں سو بار استغفار کرتا ہوں" (مسلم) اور اس ذنگ کو اٹارنے کا ایک دوسرا علاج بھی رسول اللہ ﷺ نے یہ بیان فرمایا ہے :- "دل بھی ذنگ پکڑتے ہیں جس طرح کہ لوہا ذنگ پکڑتا ہے جب اسے پانی لگ جائے۔ صحابہؓ نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ اس ذنگ کو کس طرح ہٹایا جائے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا :- "سوت کو بہت زیادہ یاد کریں اور قرآن کی تلاوت کریں" (ابن ابی مر) ہم جب اس دنیا میں آتے ہیں تو شروع میں کچھ سمجھ نہیں ہوتی پھر شعور آتا ہے مگر ۹۹ فیصد لوگ اسی طرح بے شعوری ہی کی زندگی گزار دیتے ہیں جیسا ماحول ہوتا ہے ویسے ہی کرتے ہیں دنیاوی زندگی کی سہولیات مکان، کھانا، پینا، فیر، جو ہارے ماحول میں ہوتا ہے اسی کی بھانگ دوڑ میں زندگی صرف کر دیتے ہیں البتہ کچھ لوگ سمجھدار بالغ ہوتے ہیں ان کے سامنے کچھ سوال ضرور آتے ہیں :-

یہ کائنات کیا ہے؟ اس کی کوئی لہذا و انتہا ہے یا نہیں؟ میں کون ہوں؟



کیا مرنے کے بعد کچھ ہو گا؟ علم کیا ہے؟ کیسے حاصل ہوتا ہے؟  
 اچھائی و برائی کیا ہے؟ ایسی سوالات فلسفہ، مذہب، تصوف اور شاعری  
 میں موجود ہوتے ہیں لیکن ان کو حل کرنے کے طریقے مختلف ہیں۔

ان دنیاوی سوالوں کے جوابات سائنس سے قطعی طور پر آج تک نہیں  
 ملے عقل کچھ راستہ دکھاتی ہے فلسفی اور حکماء کچھ جواب نکالتے ہیں مگر  
 قطعی بات وہ بھی نہیں بتا پاتے اور تہ آخری منزل تک پہنچ پاتے ہیں ان  
 سوالوں کے قطعی جواب رسولوں علیہ نے وحی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے  
 حاصل کر کے بتائے ہیں اور انہیں کو اس طرز پر ماننا اور یقین کر لینا  
 جس طرح کہ رسولوں (صلوٰۃ اللہ علیہم) نے بتائے ہیں ”ایمان“ ہے  
 یہ تو کسی کو پتہ نہیں کہ موت کب آئے گی؟ انسان ختم ہو جاتا ہے دنیا  
 کے کام ختم نہیں ہوتے جیسا کہ فارسی زبان میں مقولہ ہے ”مکار دنیا  
 کسے تمام نہ کرو“ (دنیا کا کام کسی نے پورا نہیں کیا) جو لوگ دنیاوی مال  
 و دولت پر بھی پوری توجہ صرف کرتے ہیں وہ آخرت میں خالی ہاتھ  
 جاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :-

”جو شخص (نیک عمل کر کے) آخرت کی کھیتی چاہے ہم اس کی کھیتی کو  
 اور زیادہ بڑھا دیں گے اور جو شخص دنیا کی کھیتی چاہے ہم اس کو وہی دیں گے

اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہ رہے گا۔“ (الشوریٰ ۲۰ آیہ ۲۰)

مزید معلومات کیلئے پڑھئے سورہ محمد ۱۱ آیت ۱۵ تا ۱۶

دنیا کی ناپائیدار لذتوں اور خواہشوں ہی میں مصروف رہنے میں دنیا بھی برباد اور آخرت بھی خراب ہو جاتی ہے۔

تجربہ یہ بتاتا ہے کہ کوئی بھی مقصد حاصل کرنے کے لئے کوئی قربانی ضرور دینا پڑتی ہے جیسے طالب علم ٹیبل نو کی خواہش کو قربان کرتا ہے جسکی تعلیم حاصل کر پاتا ہے اسی طرح دفتر، دکان وغیرہ میں کام کرنے والا گھر کا آرام قربان کر کے ہی کچھ کماتا ہے اور اگر صرف خواہشات ہی کی پیروی کی جائے تو آدمی گر کر نشتہ تک کا عادی بن کر اپنی زندگی اپنے ہی ہاتھوں میں برباد کر لیتا ہے۔

سمجھداری اس میں ہے کہ اپنی چند روزہ زندگی دنیا کے مقاصد پر ہی پوری صرف نہ کر دی جائے بلکہ اپنی آخرت سونپنے کے لئے دنیا میں نیک عمل کئے جائیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے :  
 "تکلمہ اور ہوشیار وہ ہے کہ جس نے اپنے نفس کو تابع بنا لیا اور مرنے کے بعد کے لئے عمل کئے احمق اور جاہل وہ ہے جس نے اپنے نفس کو خواہشات کا پیوند اور خام بنا لیا اور اللہ پر آرزو رکھتا ہے" (ترمذی)

خود نیک عمل کرنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کا بھی خیال رکھا جائے جو جتنا قریب ہے اس کا اتنا ہی زیادہ خیال رکھا جائے اس سے آج میں

محبت بڑھے گی اور زندگی خوشگوار گزرے گی اگرچہ واقعی طور پر صبر و تحمل کا امتحان ہو گا۔ تکبر، خواہشات کی پیروی، غصہ سے مغلوبیت، کینہ، بغض، عدالت حسد وغیرہ میں نقصان اپنا ہی ہے اس سے انسان کی اپنی ہی کمائی ہوئی نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔

زندگی کا اصل مزہ تو محبت، ایثار، قربانی، خوش مزاجی، صبر و تحمل وغیرہ میں ہی ہے آپ ضرور آزمائیے کم از کم ایک مرتبہ تھوڑا غور و فکر کرنے پر یہ چیز ظاہر ہو جاتی ہے کہ دنیا انسان کا مستقل ٹھکانہ نہیں ہے کیونکہ دنیا کی تمام چیزیں ایک دن فنا ہونیوالی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”جتنی بھی چیزیں زمین پر ہیں فنا ہونیوالی ہیں“ (الرحمن ۵۵ ۵۶) دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”مال اور اولاد صرف دنیاوی زندگی کی رونق ہیں اور نیک اعمال آپ کے رب کے پاس باقی رہنے والے ہیں جو ثواب اور امید کے اعتبار سے ہزار درجہ بھتر ہیں“ (18 48) یہ دنیا تو آزمائش اور امتحان کا مقام ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے :-

”وہ اللہ کہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں سے کون شخص (نیک) عملوں کے اعتبار سے اچھا ہے“ (الک ۶۷ تہ ۲)

ہمارے تمام اعمال نوٹ ہو رہے ہیں جیسا کہ فرمان الہی ہے ”اور نامہ

اعمال رکھ دیا جائیگا تو آپ بھروسوں کو دیکھیں گے اس میں جو کچھ ہے اس سے ڈرتے اور کہتے ہو گئے ہائے ہماری کم خلقی ان اعمال کی عجیب حالت ہے کہ اس نے نہ تو چھوٹا شہر کرنے کو چھوڑا ہے اور نہ بڑا اور جو کچھ انہوں نے کیا وہ سب موجود پائیں گے اور آپ کا رب کسی پر ظلم نہ کرے گا" (الحق ۱۸، آیت ۳۹) مزید دیکھیں سورہ الزلزال آیت ۷۸

اب تو سائنس نے بھی کمپیوٹر کی ایجاد سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ انسان کا ہر عمل اس آئندہ کے لئے محفوظ کیا جاسکتا ہے۔ لہذا مخلوق یہی ہے کہ ہر وقت خصم سا جوانی میں فراغت کو شائع نہ کیا جائے حقوق نفس (یعنی اپنی ضروریات)، حقوق العباد (یعنی دوسروں کے حقوق جس میں ماں باپ بہن بھائی لولاو عزیز و اقارب محلے والے اور دو تمام لوگ جن سے واسطہ پڑتا ہے) اور حقوق اللہ (یعنی اپنے خالق و مالک کے حقوق) عین خوبی پورا کرے۔ اعتدال پر رہے نہ زیادتی کرے اور نہ کمی اس طرح زندگی آرام سے سنے گی اور آخرت بھی سنور جائے گی ان شاء اللہ تعالیٰ

اس دنیا میں انسان زیادہ سے زیادہ آرام و آسائش کی کوشش کرتا ہے نتیجہ میں تکلیف بڑھتی ہی چلی جاتی ہے پہلے تو دماغی و فطری صلاحیت سے فائدہ اٹھایا جاتا تھا جبکہ آج ٹی وی، وی سی آر، ڈش، اخبار وغیرہ

نے دماغ پہلے ہی خراب کیا ہوا ہے اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ سداگی کے ساتھ زندگی گزارنے میں دنیا، آخرت دونوں کا فائدہ ہے۔

جب انسان تفریح و تفریح میں پڑ جاتا ہے تو اس راست پر آگے بڑھتا ہی چلا جاتا ہے اور اپنی فطری سکون بھی کھو بیٹھتا ہے۔ خطا پہلے ایک شخص ایک پیالی چائے سے مطمئن ہو جاتا تھا مگر آگے چل کر یہی شخص دن میں چھ یا زیادہ کپ چائے پی کر بھی مطمئن نہیں ہوتا۔ یہی حال سگریٹ نوشی یا تمباکو کا بھی ہے جو کہ شرعی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو بالکل حرام ہے۔ (اس کی تفصیل کے لئے جارا شائع کردہ پمفٹ ”تمباکو اور نسوار کا استعمال حرام ہے“ پڑھیں ان شاء اللہ زیادہ معلومات حاصل ہو گئی۔ اور اس حرام سے آپ بچ جائیں گے اور تمباکو کے حرام ہونے پر تو مفتی اعظم سعودی عرب کا فتویٰ بھی آچکا ہے)۔

پہلے کچھ لوگ ریڈیو کے کانوں سے دل بہلاتے تھے پھر ٹی وی تو پھر وی سی آر اور آڈیو ویڈیو اور اب ڈش انٹینٹیا اور ٹیلی ویژن تمام چیزوں میں کافی پیسہ بھی برباد ہوتا ہے اور وقت بھی اور دماغی سکون بھی جاتا رہا ہے۔ پہلے کچھ لوگ صرف افیون کے حادی تھے اب ہر دین نے انھوں لوگوں کی زندگیوں برباد کر دی ہیں۔

یہ سب کس لئے ہو رہا ہے؟ صرف اور صرف سکون کی حماش میں

حالانکہ سکون تو ان چیزوں میں بالکل ہے ہی نہیں بلکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے میں ملتا ہے قرآن مجید اس بات کی شہادت دے رہا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔۔

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ  
 أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ (الرعد ۱۳ آیت ۲۸)  
 ”ایمان والوں کے دلوں کو سکون اللہ کریم کے ذکر سے ملتا ہے خبردار!  
 دلوں کو سکون صرف اللہ کے ذکر کرنے سے ہی حاصل ہوتا ہے“  
 شاعر کیا خوب کہتا ہے ۔

نہ دولت سے نہ دنیا سے نہ گھر آباد کرنے سے  
 تسلی دل کو ہوتی ہے اللہ کو یاد کرنے سے

اور جیسے جیسے انسان بیش و عشرت کی تلاش میں نئی نئی چیزوں کا عادی ہو رہا ہے اسی کے ساتھ ساتھ فضا میں آلودگی بھی بڑھ رہی ہے۔ جراثیم زیادہ ہو رہے ہیں امراض زیادہ خطرناک ہو رہے ہیں کھانے کی چیزوں میں ملاوٹ زیادہ ہو رہی ہے اور جیسے شادیوں میں نئی نئی فضولیات و اخراجات کا اضافہ ہو رہا ہے ویسے ہی امراض میں ہدیکمیاں نکل رہی ہیں شادی ہم نے بذات خود منگنی کر لی ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ نہ شادی میں برکت ہے اور نہ موت کے وقت کلہ نصیب جو کہ ایمان

والے کی موت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

اس لئے ضرورت ہے اس بات کی کہ ہم آج بلکہ ابھی سے عمل کریں کہ اب باقی زندگی جو دو یا چار دن کی ہے مومن بن کر گزاریں گے اور اپنے اندر مومنوں کی صفات رکھیں گے۔ ان شاء اللہ دنیا بھی بہت اچھی ہو جائے گی اور آخرت بھی بن جائے گی۔ اللہ رب العزت ہم سب کا حامی و مددگار ہو۔ (آمین)

### اس مضمون کا حاصل کلام یہ ہے

- ① انسان کی دنیاوی زندگی کا مقصد کھانا، پینا، پہنا وغیرہ نہیں بلکہ انسان کی زندگی کا اصل مقصد اس دنیا میں رہ کر نیک عمل کر کے اپنی آخرت کو سنوارنا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے۔
- ② دنیاوی زندگی میں مومن بن کر زندگی گزارنے میں دنیا میں بھی سکون نصیب ہوتا ہے اور آخرت میں بھی۔
- ③ ہم اس زندگی کے دوران جو بھی اچھے یا برے عمل کرتے ہیں قیامت کے روز ہمیں ان کا اچھا یا برا بدلہ ملے گا۔ اس لئے اس دنیا میں ہمیشہ برے کاموں سے بچنا چاہیے اور اچھے عمل کرنے چاہئیں۔
- ④ صرف اپنے اللہ رب العزت کی عبادت کرنی چاہیے اس کے ساتھ

وہا ہے اللہ رب العزت ہم سب کو اعمال صالحہ کرنے کی توفیق دے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَثَبِّ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ (آمين)

مزید تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ کریں :-

- ① بخاری، مسلم، مشکوٰۃ وغیرہ سے ”کتاب الایمان“
- ② کتاب التوحید، مولف شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب
- ③ تقویۃ الایمان مصنف مولانا شاہ محمد اسماعیل شہید
- ④ کتاب التوحید، مولف شیخ الاسلام محمد بن سلیمان القسبی



## مشرک کی مذمت قرآن و حدیث کی روشنی میں

فرمان الہی ہے ۔

❶ "(اے نبی ﷺ) ان سے کہو پھر کیا اے جاہلو! تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی بندگی کرنے کے لئے مجھ سے کہتے ہو؟ (حالانکہ) تمہاری طرف اور تم سے پہلے گزرے ہوئے تمام انبیاء کی طرف یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل ضائع ہو جائے گا اور تم خساری میں رہو گے۔" (سورہ زمر آیت ۶۲-۶۵)

❷ "اور جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا وہ گویا آسمان سے گر پڑا اب یا تو اسے پرندے (یعنی شیاطین) اچک لے جائیں گے یا ہوا (خواہشات نفس) اس کو ایسی جگہ لے جا کر پھینک دے گی جہاں اس کے پیچھے والے نہ جائیں گے۔" (سورہ حج آیت ۲۱)

❸ "تم نے انسان کو ہدایت کی ہے کہ وہ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے لیکن اگر والدین زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی (ایسے معبود) کو شریک ٹھہرائے جسے (شرک کی حیثیت سے) تو نہیں جانتا تو ان کی اطاعت نہ کر، میری ہی طرف تم سب کو پلٹ کر آنا ہے پھر میں تم کو جہنم لے جاؤں گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو" (سورہ عہد آیت ۸)

## فرمان رسول ﷺ :

① حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں جب (سورہ النعام کی) آیت ۸۴ "الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْمِزُوا... (یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کو ملوث نہیں کیا) نازل ہوئی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجماعاً پر بہت گراں گزری انہوں نے کہا "ہم میں سے کون ایسا ہے جس نے ایمان لانے کے بعد کوئی ظلم (گناہ) نہ کیا ہو؟" (رسول اکرم ﷺ کو مظلوم ہوا تو) آپ ﷺ نے فرمایا "اس آیت میں ظلم سے مراد عام گناہ نہیں (بلکہ شرک ہے) کیا تم نے (قرآن مجید میں) لقمان کا قول نہیں سنا جو انہوں نے اپنے چچے سے کہا تھا کہ "شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔" (بخاری)

② حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "ہلاک کرنے والے سات گناہوں سے بچو۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجماعاً نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! وہ (سات گناہ) کون سے ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا "① اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، ② جادو، ③ ناحق کسی جان کو قتل کرنے جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام ٹھہرایا ہے، ④ خیم کا مال کھانا، ⑤ سود کھانا، ⑥ میدان جنگ سے بھاگنا اور ⑦ بھولی بھالی مومن عورتوں پر فحمت لگانا" (مسلم)

⑧ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو شریک مانا جا

تھا تو وہ آگ میں داخل ہو گا۔“ (حدیث)

① حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”(قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ اس روزی سے فرمائے گا جسے سب سے ہلکا مذاب دیا جا رہا ہو گا کہ اگر میرے پاس اس وقت روئے زمین کی ساری دولت موجود ہو تو کیا تو اپنے آپ کو تزلو کرانے کے لئے دے گا؟ وہ کہے گا ”ہاں ضرور دے دوں گا“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ”دنیا میں میں نے تجھ سے اس کی نسبت بہت ہی آسان بات کا مطالبہ کیا تھا، وہ یہ کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، لیکن تو نے میری یہ بات نہ مانی اور میرے ساتھ شرک کیا“ (حدیث)

② حضرت عبداللہ (بن مسعودؓ) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہ ”تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے“ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا؟ ”ہاں واقعی یہ تو بہت بڑا گناہ ہے“ پھر میں نے عرض کیا ”شرک کے بعد کونسا گناہ بڑا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ذر سے قتل کرے کہ وہ میرے ساتھ کھانا کھائے گی“ پھر میں نے عرض کیا ”اس کے بعد؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی عیسیٰ سے زنا کرے“ (مسلم) واحز دعونا ان الحمد لله رب العالمین

## فرمان رسول کریم ﷺ

- 1 جو شخص اس سال میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں پڑھا تھا تو وہ آگ میں داخل ہو گا۔" (بخاری)
- 2 مسلمان آدمی اور کافر آدمی کے درمیان (فرق کرنے والی چیز) خدا کا بھونٹا ہے۔" (مسلم)
- 3 زکوٰۃ دینے والوں کا رویہ جو قیامت کے دن ان کو سناپ بن کر ان کو اسے اور کھائے گا۔" (مضموم حدیث بخاری)
- 4 جو آدمی (مملی حالت کے باوجود) بیچ فیس کر تا ہو اسے ضروری کام بخاری اور بحالہ حکومت کی رکاوٹ بھی نہیں دے چاہے تو یہی ہو کہ مرے یا عیسائی ہو کہ۔" (مسند احمد و بخاری)
- 5 "مناہج کی زمین ملاشیں ہیں، جب بات کرے تو بھونٹ والے، جب وعدہ کرے تو خلاف کرے، جب وعدہ کرے تو وعدہ شکن کرے۔" (بخاری و مسلم)
- 6 "جو رمضان المبارک کا ایک روزہ سو (کئی) عذرا بخاری کے پھونکے تو ساری عمر اگر وہ روزہ دے دیکھے تب بھی اس روزہ رمضان کے برابر نہ ہو گا۔" (بخاری)
- 7 تم سو سے بچو، وہ کیونکہ حد تکچوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔" (ابو داؤد)
- 8 آپ ﷺ نے (مناہج مملی حالت میں) جہنم میں ایک گروہ کو مردہ لاش کھاتے ہوئے دیکھا تو جہنم اُنکے سے بڑھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی غیبتیں کرتے (یعنی) ان کا گوشت کھاتے تھے۔" (احمد)
- 9 "کوئی شخص کسی دوسرے شخص پر فتنی کی تمست نہ لگائے اور نہ کفر کی دھمک دے، اس کا مستحق نہ ہو۔" (ابو داؤد)
- 10 رسول کریم ﷺ وہ قبروں پر سے گڈے، آپ ﷺ نے فرمایا میں دونوں قبر والوں کو طلب دو رہا ہے۔ کسی جسے کام میں فیس، ان میں سے ایک تو پیٹاب میں احتیاء نہیں کرتا تھا اور دوسرا داخل خودی کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے سمجھ کر ایک ہری فسی لی، اس کو پٹ میں سے چھ کر دو کر ڈالا، اور دونوں قبروں پر ایک ایک گاڑی، لوگوں سے عرض کیا، تم ﷺ نے اس کو کہیں کہا "شہید صحت تک نہ ہو سکتیں ان کو طلب کم ہو گا۔" (بخاری)